معتد بہ ذخیرہ فراہم ہوگیا اس سے نہ صرف اکابر واصاغر کے اجتماع کی صورت میسر آئی بلکہ ان کے ذریعے ہم اپنی دینی ومذہبی تاریخ کے ''ارتقائی سفر'' کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں آنے والا مؤرخ تنہا اس مجموعے کے ذریعے اس بات کا فیصلہ کرلے گا کہ اصاغر اپنے اکابر کی روش اور معیار پر کس حد تک قائم رہے، ان خطبات کے ذریعے بہت سے ایسے علماء اور بزرگوں کے بیانات سے مستفید ہونے کا موقع میسر آجاتا ہے جنہیں ان صفحات کے علاوہ کہیں اور تلاش کرنا ممکن نہیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ اس مجموعے کا ایک معتد بہ حصہ ہمارے سیاست دانوں کی تقاریر پر مشتمل ہے اس کے مطالعے کے بعد یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہے گا کہ ہمارے سیاست دانوں کے بیانات میں تضاد پایا جاتا ہے یا نہیں؟ جامعہ حقانیہ میں کی گئی تقاریر میں نفاذ شریعت اور تائید جہاد کانفرنس سے خطاب کرنے والے وطن عزیز پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے معاملے میں عدم سنجیدگی اور تائید جہاد کے ضمن دورنگی کا شکار ہیں یا نہیں؟

اس عریضے میں ''خطبات مشاہیر'' پر مبسوط تبصرہ مقصود نہیں اور نہ ہی یہ مکتوب اس کا متحمل ہوسکتا ہے یہ سطور بھی مسرت اور خوشی کی وفور سے ارتجالاً صادر ہوگئیں ورنہ مقصود تو وصولی کی رسید دینا تھا، اللہ تعالیٰ آں جناب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے اور اس نوعیت کے دیگر کاموں کی بیش از بیش توفیق وہمت مرحمت فرمائے آمین آں جناب کی سلامتی صحت کے لئے دعا گو ہوں اور خود بھی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام

مولانا سلیم اللہ خان (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

۳ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ ۱۷ اکتوبر ۲۰۱۵

منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر (دس جلد)

آپ اب گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے

رابطہ نمبر: 0333-9102368 ۔ 0345 9414977

قیمت بمع ڈاک خرچ: ۲۵۰۰ سو روپے

بغیر ڈاک خرچ ۲۲۰۰ سو روپے

(قسط۴۲) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۱ء۔۷۲ء/ ۱۳۹۰ھ۔۱۳۹۱ھ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب' اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

مرزائیت کا شجرہ خبیثہ اوراس سلسلہ میں علامہ اقبال کے افادات

مرزائیت و قادیانیت کا دجل وفریب طشت از بام کرنے کے لئے تقریباً ایک صدی تک علماء وصلحاء امت نے طویل کوششیں کیں، تقسیم برصغیر سے قبل کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے اوراس کے بعد ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں علماء ودیندار عوام کا پابن سلاسل ہوکر سخت سزاؤں کا کاٹنا۔۷۱ء کی اسمبلی تشکیل پائی تو اس میں چند علماء کرام نے منتخب ہوکر اس آواز کو ببانگ دہل لگا کر انگریز کا خود کاشتہ پودا قادیانی غیر مسلم ہیں،اسے پورے دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کی کوششیں کیں،حضرت عم محترم نے اس زمانہ میں ماہنامہ 'الحق' میں اس مسئلہ کو اٹھا کر دنیا کے سامنے پیش کیا، بعد میں اسمبلی میں جو محضر نامہ مولانا مفتی محمود کی طرف سے پیش کیا گیا اس میں قادیانیوں کی سیاسی گرفت کا حصہ ان ہی کے قلم سے لکھا گیا تھا، یہاں صرف دو دارتی شذرات جو الحق میں شائع ہوئے پیش ہیں:

اس وقت مرزائیت کا فتنہ جس انداز میں مسلمانوں اور بقایا پاکستان کے لئے خطرہ کا الارم بنا ہوا